تبصرے

سعید احمد اکبرآبادی

نقد و نظر، مرتب پروفیسر اسلوب احمد انصاری، تقطیع خورد، ضخامت ۱۵۵ صفحات، کتابت و طباعت بہتر، سالانہ چندہ ۱۵/ فی شمارہ ۱۰/- پتہ:- بزم اقبال گلفشاں سول لائنز دودھ پورہ، علی گڈھ۔

یہ ایک ششماہی تنقیدی رسالہ ہے جو ابھی حال میں علی گڈھ سے شائع ہونا شروع ہوا ہے اس کے لائق مرتب مسلم یونیورسٹی میں شعبۂ انگریزی کے صدر اور پروفیسر ہونے کے علاوہ اردو زبان کے نامور ادیب اور نقاد ہیں۔ اور اس حیثیت سے غالب اور اور اقبال پر آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ سرمایۂ اقبالیات و غالبیات کی قبائے گلگوں کا تکمۂ زریں ہے۔ اب خوشی کی بات ہے کہ موصوف نے اپنے شعبہ کے چند رفقاء جو اپنے صدر شعبہ کی طرح انگریزی کے لائق استاد ہیں اور ساتھ ہی اردو شعر و ادب کا اعلیٰ تنقیدی ذوق رکھتے ہیں ان کی شرکت و اعانت سے یہ ششماہی مجلہ نکالنا شروع کیا ہے جس کا مقصد جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اردو میں تنقید کے مسائل و مباحث پر گفتگو کرنا اور بارکسی نظریۂ تنقید نے آج اردو شعر و ادب میں جو ایک بحرانی کیفیت پیدا کر دی ہے اس کا ازالہ کر کے فن تنقید کے لئے صحیح خطوط پر ترقی کرنے کی راہ ہموار کرنا ہے۔ چنانچہ فاضل مرتب "حرف چند" کے زیر عنوان مجلہ کے اغراض و مقاصد کے ذیل میں لکھتے ہیں:-

"اس کا بنیادی مقصد ادبی فنی کارناموں کا احتیاط اور بغیر کسی تعصب کے مطالعہ کرنا اور دوسروں کو اس کی ترغیب دلانے کے سوا کچھ نہیں" ظاہر ہے یہ اہم اور اعلیٰ مقصد ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ اس مقصد کی تکمیل کا جو سرو سامان علی گڑھ میں ہو سکتا ہے دوسری جگہ نہیں ہو سکتا۔ زیر تبصرہ رسالہ مجلہ کا پہلا شمارہ ہے جو چار مقالات، سراج اورنگ آبادی، مصحفی اور غالب کی ایک ایک غزل کے تنقیدی تجزیہ اور پانچ کتابوں کے تبصرہ پر مشتمل ہے۔ پہلا مقالہ جو خود اسلوب احمد صاحب انصاری کے قلم سے اقبال ـــــ بعض تنقیدی مساحات" کے زیر عنوان ہے بڑا اہم اور بصیرت افروز ہے اس مقالہ میں خالص فنی نقطۂ نظر سے ان اعتراضات کا جواب دیا ہے جو ترقی پسند تحریک کے معمار اول دن سے اقبال کی شاعری پر کرتے آئے ہیں اگرچہ پارٹی پالیسی کی رعایت سے ان اعتراضات کا لب ولہجہ اور انداز تنقید وقتاً فوقتاً بدلتے رہے ہیں، اعتراضات یا اقبال پر الزامات کا خلاصہ یہ ہے کہ (۱) اقبال فاشسٹ، رجعت پسند اور تاریخی شعور سے عاری ہیں اور ان کا کلام تناقضات سے پُر ہے (۲) اقبال کی شاعری بڑی اور عظیم شاعری نہیں ہے (۳) وہ مقصدیت سے خالی ہے (۴) اقبال کی شاعری فرقہ وارانہ کردار رکھتی ہے" اسلوب صاحب اور ان سب کے علاوہ مارکسی ذہنیت کے ادیبوں کی چند اور یاوہ گوئیوں کے جوابات مدلل دیئے ہیں یہ جوابات اگرچہ مختصر ہیں، لیکن ان میں ایسے فنی اشارے اور نکتے موجود ہیں جو اس موضوع پر ریسرچ کے لئے رہنما خطوط کا کام دے سکتے ہیں۔ دوسرا مقالہ غزل بحیثیت فن زیڈ۔ اے عثمانی صاحب کا ہے غزل اردو شاعری کا سرمایہ حیات ہے لیکن اس کے باوجود حالی سے لے کر کلیم الدین احمد تک اس کے ساتھ تمسخر اور استہزاء کا معاملہ ہوتا رہا ہے ایک نے اسے "اظہار محض" کا ذریعہ قرار دیا ہے اور دوسرے نے اسے "نصف وحشی صنف ادب" کے لقب سے

لوازما ہے لائق مقالہ نگار نے ان سب نظریات پر گفتگو کر کے غزل کی فنی حیثیت کی نشاندہی کی ہے جو فکر انگیز بھی ہے اور بصیرت افروز بھی۔ تیسرے مقالہ میں خود پروفیسر اسلوب احمد انصاری نے باغ و بہار کا تنقیدی مطالعہ کیا ہے جس میں دقیقہ رسی کے ساتھ موضوعیت پائی جاتی ہے، چوتھا مقالہ تکنیک۔ دریافت کی حیثیت سے، مارک شورر کے ایک مقالہ کا ترجمہ سید امین اشرف صاحب، (شعبہ انگریزی) کے قلم سے ہے۔ اپنے موضوع پر یہ بڑا اہم جامع اور دقیق مقالہ ہے۔ اور اس لئے غور سے پڑھنے کے قابل ہے ان چار مقالات کے علاوہ اسلوب صاحب، سید وقار حسین اور مقبول حسن خاں صاحب نے الگ سراج، مصحفی اور غالب کی ایک ایک غزل کا علی الترتیب تنقیدی تجزیہ پیش کیا ہے۔ ظاہر ہے جب کسی شعر کی تشریح پر ہی سب کا اتفاق نہیں ہو سکتا تو ایک پوری غزل کے تجزیہ پر کس طرح اتفاق ہو سکتا ہے لیکن ان تجزیوں کی افادیت سے انکار ممکن نہیں ہے ان کو فن تنقید کے تعلیمی نصاب کا ایک جز سمجھنا چاہیئے۔ اردو کے اساتذہ اور، طلبا، کے لئے اس کا مطالعہ خاص طور پر ضروری ہے آخر میں چار کتابوں پر تبصرے ہیں جو اسلوب صاحب اور ان کے رفیق ادارت مقبول حسن خاں صاحب کے قلم سے ہیں۔ یہ سب مقالات، تنقیدی تجزیے اور تبصرے ادب عالیہ کے شاہکاروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آج برصغیر ہندو پاک میں مختلف آرار و افکار اور ادبی و تنقیدی نظریات کے باہم تصادم و تزاحم اور ادبی تخلیقات پر ان کے اثر کے باعث جو ایک گنجلک ذہنی فضا پیدا ہو گئی ہے، امید ہے کہ یہ ششماہی مجلہ اس فضا کو ہموار کرنے میں بڑی حد تک ممد و معاون ثابت ہو گا۔ اس لئے ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اس کے ثبات و بقا کے خواہاں ہیں۔ البتہ آخر میں اس طرف توجہ دلانا بھی ضروری ہے کہ اس رسالہ میں جو زبان استعمال کی گئی

ہے وہ ثقیل مالوس اور غیر فصیح الفاظ سے پُر ہے اس میں روانی، برجستگی اور بےساختگی کی کمی ہے اور اکھڑی اکھڑی سی ہے ہمیں اس کا احساس ہے کہ مغربی زبانوں اور خصوصاً انگریزی زبان وادب کے زیر اثر اردو میں فن تنقید جس جذب وانجذاب اور عمل اور رد عمل کے دور سے گذر رہا ہے اس میں اظہار ما فی الضمیر کی ناما لوس و ناآشنا پگڈنڈیوں سے گذرنا ناگزیر ہے پھر بھی ہمارا خیال ہے کہ نقد و نظر کے ارکان ادارت جو انگریزی کے ساتھ اردو اور فارسی زبان وادب کا بھی بڑا شستہ و شگفتہ اور اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں اگر کوشش کریں تو انگریزی کے اصطلاحی الفاظ کا شگفتہ تر ترجمہ کرکے زبان کو زیادہ سلیس اور رواں بنا سکتے ہیں۔

مآثر و معارف

یعنی پچیس مقالات کا مجموعہ

مؤلفہ جناب قاضی اطہر مبارکپوری

جس میں تدوین حدیث و علوم حدیث کی تاریخ کتب حدیث و فقہ کا تعارف اسلامی علوم کا ارتقار تعلیمی، مسلمانوں کی علمی سرگرمیاں، یورپ میں اسلامی علوم و فنون کی ترویج اور کئی اسلامی شخصیات اور علمی کتابوں اور علمی اداروں کے قیام کا ذکر، تقریباً پچیس عنوانات کے تحت مفصل اور مستند طور پر درج کیا گیا ہے۔

متوسط تقطیع ۲۰ × ۲۶ صفحات ۲۷۳ قیمت /۱۵، مجلد /۱۹